سوال

استخارہ کب اور کتنے دن کرنا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استخارہ کتنے روز کرنا مسنون ہے؟ استخارہ کن امور میں مستحب ہے؟

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنے لگو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو پھر جس بات پر دل مطمئن ہوجائے اسے اختیار کرو اسی میں خیر ہے۔ یہ حدیث ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اذکار مسنونہ میں ابن السنی کی "عمل الیوم اللیلۃ" کے حوالے سے نقل کی ہے، استخارہ کرنا مستحب ہے یا واجب؟

ہمارے فاضل مولوی ہیں، وہ کسی کو ایک ماہ تک استخارہ کرنے کا کہہ رہے تھے۔ میں نے انھیں یہ حدیث بتائی مگر پھر بھی وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ دلیل مانگنے پر نہ دی، مجھے اب ایک صحابی کا اثر یاد آرہا ہے مگر حوالہ یاد نہیں جس میں صحابی تین دن تک استخارہ کا کہتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استخارے کے لیے دنوں کی شرط نہیں ہے۔ جب بھی مباح امور میں سے کوئی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہو تو استخارہ کرلیں جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری: 6382، 1162)

استخارہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ "من غیر فریضۃ' کے الفاظ بھی عدم وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔ (دیکھئے فتح الباری ج11ص185 تحت ح6382)

امام بخاری نے اس حدیث کو تطوع (نفل) سے متعلق سمجھتے ہیں، ابن السنی کی جس روایت کا حوالہ حافظ ابن القیم نے اذکار مسنونہ میں دیا ہے وہ روایت عمل الیوم واللیلۃ میں "عبیداللہ بن الحمیري: ثنا ابراہیم بن البراء بن النضر بن انس ابن مالک عن ابیہ عن جدہ" کی سند سے موجود ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے،

النضر بن حفص بن انس بن مالک غیر معروف ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (6/191ت8802، دوسرا نسخہ 7/192 ت 8877)

ابراہیم بن العلاء اور عبیداللہبن احمیری بھی غیر معروف ہیں۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں "لکن سندہ واہ جدا" لیکن اس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے۔ (فتح الباری ج11ص187)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الکلم الطیب (ص/71ح116) میں "ویذکر عن انس" لکھ کر اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے،

آپ نے جس اثر کی طرف اشارہ کیا ہے وہ مجھے یاد نہیں ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص486

محدث فتویٰ